REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴۔ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ روزنامہ

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

۲۳ صفر ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۶ وفا ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۶ جولائی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نخلہ —

نخلہ ۲۴ جولائی ۱۹۶۲ء

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت داڑھ میں درد کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب مبلغ کی ربوہ تشریف آوری

اہل ربوہ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۲۵ جولائی۔ مبلغ سیرالیون مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے مغربی افریقہ میں چھ سال سے زائد عرصہ تک کامیابی کے ساتھ فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۲۴ جولائی کو مع اہل و عیال جناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لائے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پہنچکر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ احباب نے آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور مصافحہ و معانقہ کرکے آپ کی کامیاب مراجعت پر آپکو مبارکباد دی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شیخ صاحب موصوف کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو بیش از پیش خدمات دین کی توفیق عطا کرے آمین۔

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے جو ایک لمبا عرصہ مغربی افریقہ میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں ۲۷ جولائی بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد محمود میں "جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات مغربی افریقہ میں" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔

(صدر دار الصدر جنوبی ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ

جو اِس نصیحت کو ورد بنائیگا اور عملی طور سے دعا کریگا اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا

"میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جس قدر کوئی شخص قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر مؤاخذہ کے قابل ہے۔ اہلبیت زیادہ مؤاخذہ کے لائق تھے۔ وہ لوگ جو دور ہیں وہ قابل مؤاخذہ نہیں لیکن تم ضرور ہو۔ اگر تم میں ان پر کوئی ایمانی زیادتی نہیں تو تم میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ تم ہزاروں کے زیر نظر ہو۔ وہ لوگ گورنمنٹ کے جاسوسوں کی طرح تمہاری حرکات و سکنات کو دیکھ رہے ہیں ....

اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ تو گھبراؤ نہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا صحابہؓ کی طرح جاری رکھو۔

راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی وہ پہلے کیا تھے۔ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے، پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی آپ نے ان کے لئے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا، اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے گا اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو ؎

بکریماں کارہا دشوار نیست"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۶ء)

محترمہ بخت بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت قاضی سید امیر حسین صاحبؓ مرحوم وفات پاگئیں

انا للہ و انا الیہ راجعون

ربوہ — سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی اور سلسلہ احمدیہ کے جید عالم حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ بخت بی بی صاحبہ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۶۲ء بروز سوموار ½۸ بجے شب لاہور میں وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر قریباً ۸۵ سال تھی۔

مرحومہ کے فرزند مورخہ ۲۴ جولائی کو ان کا جنازہ لاہور سے ربوہ لائے۔ اسی روز نماز عصر کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں بہت سے مقامی احباب شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ چنانچہ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ اور وہاں مرحومہ کی ۴۱ نعش سپرد خاک کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید عبد اللطیف شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے دو بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ جولائی سنہ ۶۳ء

رسومات

جماعت احمدیہ تجدید و احیائے دین اور اشاعت اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ خود جماعت کا وجود ہی اسبات کی تائید کرتا ہے ورنہ الگ جماعت کھڑا کرنے کے کوئی معنی نہیں تھے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی تقریر "احمدیت کا پیغام" میں فرماتے ہیں:-

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسی کسی جماعت کے بنانے کی ضرورت کیا تھی یہی باتیں دوسرے مسلمانوں میں پھیلائی جانی چاہیئے تھیں۔ اس کا عقلی جواب یہ ہے کہ ایک کمانڈر انہی لوگوں کو لڑائی میں بھیج سکتا ہے جو فوج میں بھرتی ہو چکے ہوں جو لوگ فوج میں بھرتی نہیں وہ ان کو بھیج کس طرح سکتا ہے؟ اگر جماعت ہی کوئی نہ بنائی جاتی تو بانی سلسلہ احمدیہ کس سے کام لیتا اور کس کو حکم دیتا اور ان کے خلفاء کس سے کام لیتے اور کس کو حکم دیتے کیا وہ بازاروں میں پھرنا شروع کرتے اور ہر مسلمان کو پکڑ کر کہتے کہ آج فلاں جگہ اسلام کے لئے ضرورت ہے تو وہاں جا اور وہ آگے سے یہ جواب دیتا کہ میں تو آپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں اور پھر وہ اگلے آدمی کو جا پکڑتے اور پھر اس سے اگلے آدمی کو جا پکڑتے یہ ایک عقلی حقیقت ہے کہ جب کوئی منظم کام کرنا ہو تو اسکے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہوتی ہے بغیر ایسی جماعت کے کوئی منظم کام نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو کہ جماعت تو بناتے لیکن سب میں ملے جلے رہتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جان کو جوکھوں میں ڈالنے والے کاموں کیلئے ہر شخص کہاں تیار ہوتا ہے۔ ایسے کام تو دیوانے ہی کیا کرتے ہیں اور دیوانوں کو ہوشیاروں سے الگ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر ہوشیار دیوانوں کو بھی اپنے جیسا بنا لیں گے تو پھر ایسے کام کو کون کرے گا۔

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۲۹)

الغرض یہ ایسے دین کے دیوانوں کی جماعت ہے جو فوج کی طرح کھڑی ہوئی ہے جس طرح فوج کا سپاہی ترتیب کے مطابق کام کرتا ہے اسی طرح فعال جماعت کا لگن اس مقصد کے لئے کام کرتا ہے جس کے لئے وہ کھڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ایسی جماعت کے متعلق فرمایا ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (آل عمران آیت ۱۱۱)

یعنی تم ایک ایسی جماعت ہو جو لوگوں کی راہنمائی کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ تم معروف یعنی پسندیدہ باتوں کے لئے نصیحت کرتے ہو اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہو وغیرہ

اب ظاہر ہے کہ جو جماعت اس کام کے لئے کھڑی ہوئی ہے جس کا ذکر اللہ تعالےٰ کے کلام میں کیا گیا ہے اس کو لازماً ہر بات میں سب سے پہلے اسلامی اخلاق کا خود نمونہ بننا چاہیئے مثلاً اگر آپ خود تو نماز نہ پڑھیں اور دوسروں کو تلقین کرتے پھریں۔ کہ نماز پڑھنا بڑا اچھا کام ہے تو اس کا نہ صرف یہ کہ کوئی اثر نہیں ہوگا۔ بلکہ الٹا لوگ تم پر قہقہہ مار کر ہنسیں گے اور کہیں گے۔

خود میاں فضیحت و دیگراں را نصیحت

اس طرح صرف یہ کہہ دینا کہ ہماری جماعت تجدید و احیائے دین کیلئے کھڑی ہوئی اس بات کا مقتضی ہے کہ ہم ہر امر میں دوسروں کے لئے اسلامی اخلاق کا نمونہ بنیں۔ قرآن کریم خدا نما ہونے کی جماعت کے کچھ آثار اس سورۃ . . . . کے اس مقام پر بتائے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا۔

یعنی تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پھر اس نے تم کو اس سے بچا لیا۔

یہ الفاظ مختصر ہیں مگر ان میں تمام بدعنوانیوں کی طرف اشارہ کر دیا ہے جو اسلام کے نازل ہونے سے پہلے عربوں میں پائی جاتی تھیں۔ ان لوگوں نے تمام قدیم اقوام کی طرح اپنے آپ کو رسومات کی زنجیروں میں مقید کر لیا ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

وہ جو رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہیں وہ کہ جو اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ انہیں حکم دیتا ہے مناسب بات کا اور روک دیتا ہے ناپسندیدہ بات سے اور پاکیزہ چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا اور اتارتا ہے ان کے بوجھ (طوق جو ان پر پڑے ہوئے تھے) پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے اور اس کی مدد کرتے اور اس نور کی پیروی کرتے جو اس کے ساتھ نازل ہوا وہی فلاح پانے والے ہیں۔

یہ اغلال یعنی طوق کیا تھے یہی رسومات تھیں جو خلاف دین ان لوگوں نے اختیار کر رکھی تھیں اور ان کی اس طرح پابندی کی جاتی تھی کہ گویا ان کے بغیر زندگی بسر نہیں ہو سکتی

اسلام نے اگر تمام اقوام کی رسومات جن کی زنجیروں میں وہ قید تھیں توڑ دیں اور جو لوگ امت مسلمہ میں شامل ہوتے وہ بے دینی کے تمام رسم و رواج کو خیرباد کہتے اقوام اس وقت بھی بد رسومات کی زنجیروں میں اسی طرح جکڑی ہوئی تھیں کہ بیاہ شادی ہو دین کا کوئی کام ہو یا مرگ موت کی کوئی بات ہو چند گنی بندھی رسومات کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا تھا ان پر اس طرح عمل کیا جاتا تھا کہ گویا ان پر عمل کرنا خدا اور رسول کا حکم ہے جو اگر ٹل گیا تو خدا جانے کیا بلا نازل ہو جائیگی اسلام نے آکر ان تمام جہالت کی رسومات کا قلع قمع کر دیا اور سب لوگوں کو خالص دینی روح سے سرشار کر دیا اس طرح اسلام نے تمام اقوام عالم کو خاص کر عربوں کو ان رسومات سے رہائی دلادی جن کے بوجھ کے تلے وہ دبے ہوئے تھے اور جن کی وجہ سے وہ بھڑکتی ہوئی آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جن اغلال سے اسلام نے اقوام عالم کو رہائی دلائی تھی ان اقوام نے انہیں اغلال کو آہستہ آہستہ پھر اپنی گردنوں میں ڈال لیا ہے جن بیڑیوں سے اسلام نے انہیں

(باقی صفحہ ۷ پر)

سب مرے رنگ میں رنگ جائینگے

گر یہی شوق کے ڈھنگ جائینگے
سب مرے رنگ میں رنگ جائینگے

عقلمند آتے ہیں تو آنے دو
عقل دے جائینگے۔ ڈنگ جائینگے

مردہ دِل آئینگے جو ربوہ میں
لے کے جینے کی اُمنگ جائینگے

تیرا قرآں لئے ہم سانسوں پر
کھاتے سینے میں خدنگ جائینگے

سنتے ہیں آپ بھی لے کر تلوار
جانبِ عرصۂ جنگ جائینگے؟

اُن کو کیا لطفِ شراب آئیگا
میکدے پی کے جو بھنگ جائینگے

ہوگا کیا شیشہ محلّوں والو!
اِس طرف سے بھی جو سنگ جائینگے

حشر میں حضرت تنویرؔ سنا!
نام جائینگے نہ ننگ جائینگے

تنویرؔ

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور اُن کی والدہ کی فلسطین سے ہجرت

پہلی صدی کے ایک عیسائی کا لوحِ مزار

از مکرم جناب شیخ عبدالقادر صاحب ۱۱۰ چوبرجی پارک لاہور

آج سے ۸۰ سال قبل ۱۸۸۳ء میں عیسائی آثار قدیمہ کے ماہر سر ولیم ر امسے کو ایشیائے کوچک سے ایک سنگ مزار ملا۔ جس پر یونانی مسدس کے ۲۲ اشعار لکھے تھے۔ یہ لوح مزار قدیم فریگی کے شہر ہیر دپولس سے دستیاب ہوا۔ کتبہ کی اس عبارت کو مختلف تعبیرات میں الجھا دیا گیا۔ اب یہ امر بالکل واضح ہو چکا ہے کہ یہ لوح مزار ایک عیسائی کا ہے۔ اور اس میں حضرت مسیح علیہ السلام، حضرت مریم۔ پولوس اور دوسرے عیسائیوں کا ذکر ہے۔ جب یہ کتبہ لکھا گیا۔ وہ دور چونکہ عیسائیوں کے لئے دورِ عقوبت تھا۔ اس لئے واضح عبارت کی بجائے استعارات سے کام لیا گیا۔ کتبہ کے لکھوانے والے کا نام "ابر کی تاکیس" ہے۔ جس نے ۷۲ سال کی عمر میں اپنا لوح مزار اپنے حین حیات میں لکھوایا۔ مخالفین کی دشمنی خصوصاً رومن حکومت کے تسلط کے باعث علامتی اشارات سے کام لیا گیا۔ اس میں بتایا گیا کہ میں اس چوپان کا ماننے والا ہوں جو کہ پہاڑی علاقوں اور میدانوں میں اپنے گلے کی نگہبانی کا فرض سرانجام دے رہا ہے۔ حضرت مریمؑ کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے روحانی مائدہ ان احباب کے سامنے پیش کیا جو کہ شام کے بلاد و امصار اور فرات کے پار نصیبین میں موجود ہیں

عجیب بات یہ ہے کہ اس کتبہ کا علم اس کے انکشاف سے پہلے بھی تھا۔ چوتھی صدی کی ایک کتاب "حیات اَوَرکی یس" میں اس کتبہ کا حوالہ دیا گیا۔ مشہور عیسائی عالم جیک فنی گن نے اپنی کتاب میں اس کتبہ کا مکمل ترجمہ دیا ہے۔ ایک دوسرے عیسائی عالم میکائیل گاؤگ نے لوحِ مزار کی تصویر اور اس کا ترجمہ اپنی کتاب میں درج کیا ہے جیک فنی گن کی کتاب سے لوحِ مزار کی عبارت درج ذیل ہے۔

"میں جو کہ ایک منتخب شہر کا باسی ہوں اپنے حین حیات میں نے یہ مقبرہ تیار کروایا ہے۔ تاکہ جب میرا وقت آخر آجائے تو میرا جسم اس میں آسودہ ہو — میرا نام ابرکی یس ہے۔ میں اس مقدس چوپان کا ایک شاگرد ہوں۔ جو کہ اپنی بھیڑوں کو پہاڑوں اور میدانوں میں چراتا ہے جس کی آنکھیں کشادہ اور سب پر نگران ہیں جس نے مجھے زندگی کا حقیقی سبق دیا اور مجھے روم میں شاہی جاہ و جلال اور سنہری لباس میں ملبوس ملکہ کو جو کہ طلائی پاپوش پہنے ہوئے ہے۔ دیکھنے کے لئے بھیجا۔ وہاں میں نے درخشندہ مُہر رکھنے والے کچھ لوگ دیکھے۔ اسی طرح میں نے شام کے میدانوں اس کے بلاد و امصار اور فرات کے پار نصیبین کو بھی دیکھا ہر جگہ میرا ایک ساتھی تھا۔ جیسا کہ پولوس (بھی) میرے ساتھ رتھ میں بیٹھا ہر جگہ ایمان میرا راہ نما تھا۔ ہر کہیں مجھے ایمان کی بدولت چشمہ کی وہ بڑی اور تازہ مچھلی ملی۔ جو کہ بے لوث کنواری نے پکڑی۔ یہ خاتون ہمیشہ احباب کے سامنے کھانے کے لئے مچھلی پیش کرتی ہے۔ اس مقدسہ کے پاس شراب طہور بھی ہے۔ جسے وہ پانی میں ملا کر روٹی کے ساتھ دیتی ہے۔ میں نے جس کا نام ابرکی یس ہے یہ عبارت املا کروائی تاکہ میری موجودگی میں یہ لکھی جائے۔ میری عمر اس وقت ۷۲ سال ہے۔

ہر اس دوست سے جو اس عبارت کی حقیقت کو سمجھتا ہے درخواست دعا ہے

میری قبر میں اور کوئی نہ دفن کیا جائے لیکن اگر ایسا ہو۔ تو رومن خزانہ میں دو ہزار طلائی سکے داخل کرنا ضروری ہیں اور میرے محبوب شہر "ہیر دپولس" کو ایک ہزار طلائی سکے دینا لازمی ہیں۔"

Light from the ancient past by Jack Finegan p. 479

میکائیل گاؤگ نے اپنی کتاب ارلی کرسچین میں جو ترجمہ دیا ہے۔ وہ فنی گن سے دو ایک جگہ مختلف ہے۔ اس کے ترجمہ کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔

"میں نے (روم کے علاوہ) شام کا میدانی علاقہ اور اس کے تمام بلاد و امصار بھی دیکھے۔ اور فرات کے پار نصیبین تک گیا۔ ہر جگہ میں نے بھائیوں کو پایا۔ پولس کے ساتھ جو کہ میرے ہاتھوں میں (یعنی میرا ساتھی) تھا اور ہر کہیں ایمان میرا راہ نما تھا۔ ہر جگہ بھائیوں نے مجھے کھانے میں وہ تازہ مچھلی بھی دی۔ جو کہ حجم میں بڑی اور چشمہ کی تھی یہ مچھلی ایک معصوم کنواری نے پکڑی تھی اور اس خاتون نے متواتر یہ ضیافت بھائیوں کو دی۔ اچھی شراب روٹی اور شراب کے مرکب کے ساتھ"

The Early Christians by Michael Gough

(p. 44.45)

مصنف مذکور نے تسلیم کیا ہے کہ ابرکی یس نے عمداً استعارات سے پُر عبارت میں کتبہ لکھوایا تاکہ مخالف مشرکین کی طرف سے کوئی گرفت نہ ہو سکے۔

محققین یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس عبارت میں علامتی رنگ میں ایسے اشارات کئے گئے جو کہ انجیل میں ملتے ہیں۔ اور وہ ابتدائی عیسائیوں میں مستعمل تھے۔

مقدس چوپان سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ انجیل میں حضرت مسیح کو اچھا چرواہا کہا گیا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو کہ اس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے وہ میری آواز سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔ (یوحنا ۱۰/۱۶)

حضرت مسیح کے مخاطب یہودی آپ کی ان باتوں سے بھانپ گئے کہ آپ کا ارادہ اسرائیل کے ان قبائل تک جانے کا ہے جو کہ غیر قوموں میں پراگندہ ہیں (یوحنا ۱۰/۳۶-۲۳)

انجیل کے ان حوالوں کے پیش نظر لوحِ مذکور کے اس فقرہ کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں۔

"میں اس مقدس چوپان کا شاگرد ہوں جو کہ اپنی بھیڑوں کو پہاڑوں اور میدانوں میں چراتا ہے"

صاف ظاہر ہے کہ جس وقت یہ کتبہ لکھا گیا۔ اس وقت حضرت مسیح علیہ السلام فلسطین سے ہجرت کے بعد پہاڑوں اور میدانوں میں بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل کی تلاش اور ان کی چوپانی میں مصروف تھے۔ معصوم کنواری سے مراد مسلمہ طور پر حضرت مریمؑ ہیں مچھلی سے مراد حضرت مسیح کا وجود باجود ہے۔ جس کو دنیا میں لانے کا باعث یہ خاتون تھی

"ہماری مچھلی یسوع کے نام سے ابتدائی عیسائی حضرت مسیح کو یاد کرتے ابتدائی مسیحی آرٹ میں حضرت مسیح کو مچھلی کی صورت میں دکھایا گیا۔ روٹی اور شراب طہور سے مراد روحانی مائدہ ہے۔"

(یوحنا ۶/۳۳-۳۴)

طلائی لباس میں ملبوس ملکہ سے مراد روم کی شہنشاہی ہے (مکاشفہ ۱۷ باب) درخشندہ مُہر رکھنے والے لوگ روم کے مظلوم عیسائی ہیں۔ (مکاشفہ ۷/۲)

ان تشبیہات کی اس تعبیر کی رو سے عبارت کا مقصود واضح ہو جاتا ہے پہلی صدی کا ایک عیسائی جس نے واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کو بھی دیکھا۔ اور ان کے حواریوں کا ہمعصر ہے۔ لوگوں سے مخاطب ہے وہ کہتا ہے کہ میں اس چوپان کا شاگرد ہوں جو کہ پہاڑوں اور میدانوں میں اسرائیل کی بھیڑوں کی نگہبانی اور نگرانی کا فرض سرانجام دے رہا ہے۔ اس نے مجھے روم میں بھیجا کیونکہ وہاں کے عیسائی رومن حکومت کے جاہ و جلال اور جور و ستم کا تختہ مشق تھے) پولوس سے بھی وہ ملا۔ شام کے بلاد و امصار میں بھی گیا۔ اور فرات کے پار نصیبین تک اس نے سفر کیا۔ ان مقامات میں اسے ہر جگہ ایسے بھائی ملے۔ جن کی حضرت مریمؑ نے اس آسمانی مچھلی سے ضیافت کی جو کہ روحانی مائدہ کا حاصل ہے۔ یعنی حضرت مسیح علیہ السلام سے ان کو متعارف کیا۔ گویا ان سب علاقوں میں واقعہ صلیب کے بعد روحانی دعوت کا انتظام تھا۔ جب ابرکی یس وہاں گیا تو یہی آسمانی مچھلی بھائیوں نے اسکے سامنے پیش کی۔ یعنی حضرت مسیح ان کے دین اور ان کے فیوض و برکات کو وہ آگے پھیلا رہے تھے۔ فنی گن کے ترجمہ کی رو سے حضرت مریم

"ہمیشہ احباب کے سامنے کھانے کے لئے مچھلی پیش کرتی ہیں شراب طہور اور روٹی کے ساتھ"

گویا جس وقت یہ کتبہ لکھا گیا اس وقت وہ بقید حیات تھیں اور سرگرم عمل۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں

"جس طرح زندہ باپ نے مجھے بھیجا۔ اسی طرح وہ بھی جو مجھے کھائے گا (یعنی میرے روحانی سرمایہ کو اپنے پیکر وجود میں جذب کرے گا) میرے سبب سے زندہ رہے گا۔ جو روٹی آسمان سے اتری یہی ہے (یوحنا ۶/۵۷-۵۸)

ظاہر ہے کہ اس کتبہ میں مچھلی شراب طہور اور روٹی سے مراد حضرت مسیح اوران کا آسمانی مائدہ ہے ابرکی لیس امید رکھتا ہے کہ یہ اشارے اس کے احباب سمجھتے ہیں اور وہ اس کے بیٹے۔

ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں واقعہ صلیب کے بعد کی ہیں اگر ابرکی لیس کے نزدیک حضرت مسیح آسمان پر خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھے ہوئے تھے تو وہ صاف لکھتا کہ میرا آقا آسمان پر زندہ موجود ہے مگر وہ اپنے آقا کی حیات ارضی کا ذکر کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ وہ پہاڑی اور میدانی علاقوں میں اپنی بھیڑوں کو چراتا ہے اور حضرت مریم کے متعلق لکھتا ہے کہ آپ نے بھی بلاد شام اور فرات پار کے علاقوں میں لوگوں کو حضرت مسیح سے متعارف کیا اور وہ لوگوں کے سامنے روحانی مائدہ چنتی ہیں۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ صلیب پر حضرت مسیح فوت نہیں ہوئے واقعہ صلیب کے بعد آپ یروشلم کو چھوڑ گئے آپ دمشق بھی گئے وہاں پولوس سے ملاقات ہوئی اور وہ عیسائیت کی آغوش میں آگیا پھر آپ شام کے دوسرے شہروں سے ہوتے ہوئے فرات کے پار نصیبین میں آگئے یہاں آپ پر بہت سے لوگ ایمان لے آئے آپ کے ساتھ حضرت مریم بھی تھیں یہاں کچھ وقت گزارنے کے بعد آپ مشرقی ممالک کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ لیشوعا پوڈو اور رابرٹ گریوز نے اپنی کتاب "جیزز ان روم" میں ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح صلیب سے بے ہوشی کی حالت میں اتار لئے گئے صحت یاب ہونے کے بعد وہ پارتھیا آگئے کچھ عرصہ گزرنے کے بعد آپ دمشق آئے پولوس سے ملاقات ہوئی اور وہ عیسائی ہوگیا وہاں سے آپ روم گئے اور پھر مشرقی ممالک کے سفر پر روانہ ہو گئے۔

ابرکی لیس کے لوح مزار میں حضرت مسیح اور مریم صدیقہ کی بلادِ شام وفرات میں آمد کی طرف اشارہ موجود ہے ابرکی لیس نے بھی اپنے آقا کے نقش قدم پر نصیبین تک سفر کیا دوران عیسائیوں کو ملا جو حضرت مریم اور حضرت مسیح کے انفاس طیبہ سے مستفیض ہو کر عیسائی ہوئے تھے قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتبہ پہلی صدی کے آخری ربع میں لکھا گیا ابرکی لیس حضرت مسیح اور حواریوں کا ہمعصر تھا اس نے ۷۲ سال کی عمر میں اپنا لوح مزار تیار کروایا۔

محققین عصر حاضر اس کتبہ کو دوسری صدی کا سمجھنے میں غلط فہمی کی وجہ یہ ہے کہ ابرکی لیس نام کے ایک دو اور بھی لوگ تھے۔ ہیرو پولس کا ایک بشپ دوسری صدی میں "اورکی لیس" نامی ہوا ہے چوتھی صدی کے آخر میں اس کی زندگی کے حالات جمع کئے گئے۔ سمتھ کی ڈکشنری آف کرسچین بیوگرافی میں اس کتاب کو خرافات اور جھوٹی روایات کا مجموعہ قرار دیا گیا ہے۔ بشپ مذکور کے ان حالات میں جہاں دوسری غلط باتیں لکھی ہیں وہاں ابرکی لیس کے لوح مزار کو بھی "اورکی لیس" کی طرف منسوب کر دیا گیا اس حوالہ کی وجہ سے عام طور پر محققین اس کتبہ کو دوسری صدی کا سمجھتے ہیں چوتھی صدی میں جب بشپ "اورکی لیس" کے حالات جمع کئے گئے اس وقت اس علاقہ میں مذکورہ لوحِ مزار ابرکی لیس کے نام سے مشہور تھا تین سو سال بعد لوگ یہ تو بھول گئے کہ ابرکی لیس کون تھا؟ انھوں نے اس کتبہ کو بشپ اورکی لیس کی طرف منسوب کر دیا یہ بشپ دوسری صدی کے نصف آخر میں ہوا ہے لیکن کتبہ لکھوانے والا ابرکی لیس حضرت مسیح اور پولوس کا ہمعصر تھا یہ امر کتبہ کی عبارت سے عیاں ہے پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ابرکی لیس نے یہ کہیں نہیں کہا کہ میں ہیرو پولس کا بشپ ہوں صرف اتنا لکھا ہے کہ میں ہیرو پولس کا ایک شہری ہوں ظاہر ہے کہ یہ بشپ "اورکی لیس" کا کتبہ نہیں ہو سکتا۔

اس کتبہ میں جہاں یہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح پہاڑوں اور میدانوں میں اپنے گلے کو چراتے ہیں وہاں حضرت مریم کے متعلق بھی اشارہ موجود ہے کہ وہ بلاد شام اور فرات کے پار نصیبین تک لوگوں کی ہدایت کا موجب ہیں حضرت مریم کے متعلق قرونِ اولیٰ کی ایک روایت ہے جس کا مقدس ایپی فینیس نے چوتھی صدی میں ذکر کیا۔ وہ روایت یہ ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مریم فلسطین سے ہجرت کر کے ایشیا چلی گئیں تھیں فرات کے پار نصیبین کا علاقہ ایشیا کی سلطنت پارتھیہ میں شامل تھا جہاں حضرت مسیح اور حضرت مریم کی ہجرت دوسرے شواہد سے ثابت ہے اور یہ کتبہ بھی اس کی تائید کر رہا ہے۔

قرآن حکیم نے حضرت مریم اور ابن مریم کی ہجرت کا ذکر **وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ** کے الفاظ میں کیا ہے اس کتبہ سے قرآنی بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔

بقیہ لیڈر

صفحہ ۲ سے آگے

نجات دلائی تھی وہی بیڑیاں پھر انھوں نے اپنے پاؤں میں ڈال لی ہیں اور جو بوجھ ان کے سروں اور پیٹھوں سے اتارے تھے پھر ان کو اپنے آپ پر لاد لیا ہے غیر اقوام کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے تمام ایسی رسوم اختیار کر لی ہیں کہ جن کے گرد و غبار میں دین کا آفتاب بھی بالکل چھپ گیا ہے اور چاروں طرف پھر اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا ہے۔ نو مسلم یہ اندھیرے اپنے ساتھ لیتے آئے اور غضب یہ تھا کہ عربی نسل مسلمانوں نے بھی ان اندھیروں کو اپنا لیا خاص کر ہندوستان میں مسلمانوں نے ہندو معاشرہ کی تمام بد رسومات اختیار کر لیں بیاہ شادی کے ڈھول ڈھمکے سے لے کر موت کے سیاپوں تک اپنا لیا۔ آج بھی پاکستان میں شہروں اور دیہات میں مسلمان اسلامی اخلاق کی بجائے ان مشرکانہ ہندوانہ رسومات پر جان چھڑکتے ہیں بیاہ شادی میں ہندوؤں کی رسومات کی پوری پوری تقلید کی جاتی ہے وہی جہیز کی بد رسم، وہی عورتوں کو وراثت سے محروم رکھنا۔ پھر بیاہوں میں ناچنا گانا اور مشرکانہ افعال کا مرتکب ہونا بے دین اور مشرک اقوام کے طریقے اسی طرح مسلمانوں میں بھی رائج ہیں جس طرح ان اقوام میں رائج ہیں۔

ہمارے لئے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی سعی و کوشش سے احمدیوں میں ایسی رسومات بہت کم ہو گئی ہیں لیکن ابھی تک بعض مقامات اور بعض لوگوں میں ان کی جڑیں موجود ہیں جو کسی نہ کسی طرح پھوٹ پڑتی ہیں اور احمدیوں کے پاک معاشرہ کو بھی گندہ کر دیتی ہیں چنانچہ ایک دوست اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:۔

"بعض احباب لڑکے و لڑکی کی شادی پر نکاح سے قبل دعوت عام کر کے رشتہ داروں و دوستوں کو مدعو کرتے ہیں اور اس دعوت پر سینکڑوں ہزاروں روپے صرف کر کے زیر بار ہوتے ہیں (اس رسم کو پنجابی میں "میل" کرنا کہتے ہیں۔) آیا اس کا اسلامی شریعت و تمدن میں کوئی ثبوت ہے؟

۲۔ "میل" کرنے کے بعد رشتہ داروں اور دوستوں سے "نیوتہ" اور تحفے تحائف وصول کئے جاتے ہیں ان تحائف کی باقاعدہ نمائش ہوتی ہے اس لئے آج کل ہر ایک اپنی حیثیت سے بڑھ کر "نیوتہ" و تحائف دینے کی سعی کرتا ہے اور اس ناواجب مقابلہ میں حیثیت سے بڑھ کر نیوتہ و تحائف دینے سے لوگ زیر بار ہوتے ہیں ممکن ہے کہ پہلے کسی زمانہ میں مدد کے خیال سے یہ رسم اچھی بھی معلوم ہوتی ہو مگر اب "ناک رکھنے" کے مقابلہ کے باعث اس کا اقتصادی طور پر برا اثر پڑ رہا ہے خصوصاً ہم احمدیوں کے لئے یہ بہت مضر ہے جن کے ذمہ اس وقت اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور اسلامی تعلیم کو سربلند کرنے کا فریضہ ہے جو لوگ ایسے لغو کاموں میں حصہ لیتے ہیں وہ چند دن میں عموماً کمزور رہتے ہیں۔ اس کے متعلق رہنمائی فرما دیں۔

۳۔ بعض اوقات برات رخصت کرتے وقت دولہا کے خاندان کی نوجوان بالغ عمر رسیدہ عورتیں اور اسی طرح دلہن کو رخصت کرتے وقت اس کے خاندان کی عورتیں برات و ڈولی کے پیچھے کافی دور تک گیت گاتی جاتی ہیں اور نامحرم مرد ان کے گیت سنتے ہیں کیا یہ شرعاً جائز ہے۔

(نوٹ: ہم نے تو سنا ہوا ہے کہ بالغ عورت کا گانا نامحرم مرد کے لئے سننا ممنوع ہے۔)

(نوٹ: ایسا ایک واقعہ یہاں اور ایک اور نزدیک کی جماعت میں پیش آیا تھا برات میں شامل غیر احمدیوں پر اس کا بہت برا اثر پڑا)"

یاد رہے کہ ایسی رسومات ایک احمدی کے لئے سخت نازیبا ہیں اور اسلام میں ان کے لئے کوئی جواز نہیں ہے خاص کر جماعت احمدیہ کے ارکان کے لئے جو ایک نمونہ کی جماعت ہونے کی مدعی ہے یہ نہایت برا فعل ہے اور چاہیئے کہ عہدہ داران جماعت اس قسم کی رسومات کو جہاں کہیں یہ ابھریں سختی سے دبا دیں اور مرکز کی توجہ اس طرف دلائیں مربیوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقے میں ان باتوں کا خیال رکھیں اور تعلیم و تربیت سے تمام ایسی رسومات کا قلع قمع کرنے کی مہم چلائیں جو نام و نمود کے لئے ابھی تک احمدیوں میں باقی رہ گئی ہیں وہ ان کی جگہ خالص اسلامی پاکیزہ اعمال کو رواج دیں۔

چوہدری احمد علی خانصاحب کہاں ہیں

چوہدری احمد علی خاں صاحب سی او ڈی موصی ۵۹۴۵ ولد محمد علی خان صاحب سابقہ سکونت کریام ضلع جالندھر جو کہ حال ہی میں راولپنڈی سے تبدیل ہو کر کہیں جا چکے ہیں کے موجودہ پتہ کی نظارت بہشتی مقبرہ کو ضرورت ہے اسلئے اگر کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو مطلع فرمائیں یا اگر موصی خود پڑھے تو اپنے پتہ سے فوری اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہے احباب کرام سے ان کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیک اولاد حسنہ عطا کرے۔ آمین۔ (مدرسہ اختر نصرت گرلز سکول ربوہ)

معاصرین کی آراء

مسجد احمدیہ سرگودھا کے متعلق انصاف پسند عوام کے جذبات

جیسا کہ الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے سرگودھا کی مسجد احمدیہ کے متعلق بعض متعصب لوگ عوام کے جذبات کو بھڑکانے اور ذمہ دار حکام کو مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اکثر سمجھدار اور انصاف پسند اصحاب دل سے اس پروپیگنڈا سے متنفر ہیں اور خانہ خدا کی تعمیر کو روکنا صریحاً ظلم سمجھتے ہیں۔ بعض غیر از جماعت معاصرین نے اس ظلم کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ ان میں سے چند ایک کی آراء درج ذیل کی جاتی ہیں۔

احمدیوں کی مسجد کی تعمیر

(ہفت روزہ شعلہ سرگودھا۔ ۲ مئی ۱۹۶۲ء)

خبر ہے کہ: "سرگودھا ڈویژن کے کمشنر ایس افضل آغا نے سرگودھا کے سرکردہ علماء اور معزز شہریوں کے ایک وفد کو یقین دلایا ہے کہ نیو سول لائنز کے علاقہ میں احمدیہ جماعت کی طرف سے مسجد تعمیر کرنے کے مسئلے پر غور و خوض کیا جائے گا۔ ....

مسٹر افضل آغا نے وفد کے خیالات سننے کے بعد ارکان وفد کو یقین دلایا کہ اس بات کا فیصلہ ہونے تک کہ قادیانیوں کی یہ مسجد تعمیر ہونی چاہئے یا نہیں۔ اس کی تعمیر روک دی جائے گی۔ اور اس کا فیصلہ عید الاضحی کے بعد جلد ہی کر دیا جائے گا۔

یاد رہے کہ کمشنر سرگودھا نے ۱۱ اپریل کو قادیانی جماعت کی درخواست پر نیو سول لائنز کے علاقہ میں مسجد کی تعمیر کے لئے پرائیویٹ معاہدے کے تحت چار کنال زمین ۲۰۰ ۱۲ روپے فی کنال کے حساب سے فروخت کرنے کی منظوری دے دی تھی اور قادیانیوں نے نہایت تیزی سے میونسپل کمیٹی سے نقشہ منظور کرا کر مسجد کی تعمیر شروع کر دی تھی۔ مسجد قریباً تین فٹ اونچائی تک تعمیر ہو چکی ہے اور تعمیر نہایت تیزی سے جاری ہے وغیرہ۔" ہم نہیں جانتے کہ حکام اعلیٰ اس مسئلہ کو کس طرح حل کریں گے یا کیسے حل کر چکے ہیں البتہ ہم حیران ہیں کہ کمشنر صاحب سرگودھا ڈویژن نے وفد کے خیالات سننے کے بعد مذکورہ مسجد کی تعمیر روک دینے کا احساس کیوں فرمایا ہے؟ کیا انہیں مذکورہ مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں عام مسلمانوں کے جذبات یا ردّ عمل کا احساس اس وقت نہیں ہو سکا تھا جب وہ مذکورہ مسجد کی زمین کی فروخت کی منظوری دے رہے تھے۔؟

ہم عام مسلمانوں کی اس ذہنیت پر بھی متاسف ہیں کہ احمدیوں کی مسجد بننے پر تو وہ بے حد مشتعل ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ باقاعدہ طور پر جگہ حاصل کر کے اور متعلقہ ادارے سے نقشہ منظور کرا کر ہی بنائی جائے لیکن خود عام محلوں گلی کوچوں اور سڑکوں پر جہاں جی میں آئے راتوں رات مسجدیں تعمیر کر لینے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں بے حد بیباک ہیں۔ اور اس ضمن میں زمین کے مالک سے اجازت لینا اور کسی متعلقہ ادارے سے نقشہ منظور کرانے کا تکلف بھی گوارا نہیں کرتے۔ دراصل ہمارے خیال کے مطابق مسلمانوں میں احمدیت کے خلاف ناگوار حد تک تعصب پھیل گیا ہے۔ اور بعض سستی شہرت حاصل کرنے کے خواہشمند ایسے موقعوں کی تلاش میں رہتے ہیں جس میں حصہ لے کر وہ عوام کی نظروں میں خدا پرست اور اسلام پرست بننے کا شرف حاصل کر سکیں۔ مذکورہ مسجد کی تعمیر کو رکوانے میں بھی ایسے ہی "خدام ملک و ملت" کی مساعی بروئے کار آ رہی ہیں۔ ورنہ ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچا جائے تو اس ایک لاکھ کی آبادی کے شہر میں اگر احمدی فرقہ کے لوگوں کو بھی ایک مسجد تعمیر کر لینے دی جائے تو کونسی قیامت آ جائے گی ہمارا یقین ہے کہ مذکورہ قسم کے مسائل میں اعلیٰ حکام متعلقہ کے نرم دلانہ فیصلے ہی ان کو لاینحل مسائل بنا دیتے ہیں۔ اگر وہ اول روز ہی مذکورہ قسم کے مسائل کا درست جائزہ لے کر اقدام کرنے کی عادت بنا لیں تو ایسے مسائل اکثر پیدا ہی نہ ہونے پائیں۔ ان کی تذبذب حکمت عملی خودغرض لیڈروں کو کھل کھیلنے کا موقع دیتی ہے اور آخرکار وہ افسوسناک صورت پیش آ جاتی ہے جو گذشتہ دور میں "ختم نبوت" کی تحریک کے سلسلے میں انجام کار دیکھنا پڑی تھی۔ (شعلہ ۲۰ مئی ۱۹۶۲ء)

سید اقبال حسین کرمانی ممبر مجلس علماء آل پاکستان ادارہ تحفظ حقوق شیعہ سرگودھا کا بیان

(ہفت روزہ پیام قائد سرگودھا ۱۲ مئی ۱۹۶۲ء)

آج کل سرگودھا میں جماعت احمدیہ کی جامع مسجد تعمیر ہونے کے خلاف بعض مفاد پرست لوگ خواہ مخواہ شور پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں افسوس کہ ذمہ دار احباب کیوں اس کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے اور ایسے شرپسند عناصر کے ابھرنے میں رکاوٹ پیدا نہیں کرتے؟ جو کسی جماعت کے مسجد تعمیر کرنے میں مخالفت پیدا کرتا ہے اپنے اندر سوائے شرارت کے اور کوئی چیز نہیں رکھتی — ہم دیکھتے ہیں کہ گذشتہ چند سالوں میں حکومت کی طرف سے عطا کردہ جگہوں اور متعدد بلا منظوری جگہوں پر مساجد تعمیر کر دی گئی ہیں سوائے جماعت احمدیہ کے۔ کہ انہوں نے باقاعدہ قانونی طور پر حصول اراضی کی کوشش کر کے اب تعمیر کرنا شروع کی۔ حکومت کو چاہئے کہ بروقت حالات کا صحیح اندازہ کر کے ایسے مفاد پرست عناصر کو ان کی من مانی کرنے سے روک دیں۔ قبل اس کے کہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ ملک کا امن تہ و بالا ہو اور غیر ممالک میں ہمارے ملک کی رسوائی ہو۔

جامع مسجد جماعت احمدیہ سرگودھا

(پیام قائد ۲۰ مئی ۱۹۶۲ء)

اخبار وفاق مورخہ ۱۹ مئی کا شمارہ اس وقت ہمارے سامنے ہے اور ہم افسوس کیا تھ بار بار ان چند سطور کو پڑھتے ہیں جو جماعت احمدیہ سرگودھا کی جامع مسجد تعمیر کرنے کے بارہ میں ایک عرضداشت کے ذریعہ مملکت کے سربراہ کی خدمت میں بھیجی گئی ہے

اس عرضداشت میں مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر صدر مملکت کی خدمت میں گزارش کی گئی ہے کہ جماعت احمدیہ کو نیو سول لائن میں مسجد بنانے سے روک دیا جائے۔

۱۔ اس علاقہ میں مرزائیوں کا ایک گھر بھی نہیں ہے
۲۔ یہ جگہ مقامی گرلز ہائی سکول کے قریب ہے
۳۔ اس جگہ سے اہل سنت والجماعت کی عیدگاہ ۳۰۰ گز کے فاصلہ پر ہے۔
۴۔ سرگودھا میں قادیانیوں کی تعداد سمندر میں قطرہ کے مترادف ہے۔

ہم نے غیر جانبداری سے ان وجوہ کی چھان بین کی ہے اور افسوس ہے کہ ان میں ایک بھی دلیل درست ثابت نہ ہو سکی۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اس ایریا میں احمدیوں کے تقریباً بارہ سے پندرہ گھرانے آباد ہیں۔ اور مزید تحقیق کے مطابق کسی ایک بلاک میں احمدیوں کی اتنی کثیر تعداد یکجا آباد نہیں ہے۔

۲۔ گرلز سکول مسجد کی جگہ سے کافی فاصلہ پر ہے۔ بہت سوچ بچار کے باوجود اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آئی کہ مسجد کے قرب سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اور ایک محتاط اندازہ کے مطابق سینما، ہسپتال اور ٹرک سٹینڈ۔ سبزی منڈی اس کے زیادہ قریب ہیں۔

۳۔ عیدگاہ ضرور قریب واقع ہے لیکن اس میں داخلہ کا راستہ کوٹ دیوان سنگھ کی سڑک پر ہے۔ اور پھر اس میں ہجوم کی آمد صرف سال میں دو بار ہوتی ہے۔ ایک فرقہ کی عبادت گاہ کا دوسرے فرقہ کی عبادت گاہ سے اگر کوئی معین فاصلہ ضرور ہونا چاہئے تو ہم ان احباب سے دریافت کرتے ہیں کہ ۱۹ بلاک میں واقعہ مسجد اہلحدیث اور شیعہ حضرات کا مدرسہ دارالعلوم محمدیہ صرف ایک گلی یعنی زیادہ سے زیادہ ۲۰ فٹ کے فاصلہ پر کبھی تنازعہ کا موجب نہیں ہے۔

پھر جماعت احمدیہ کے افراد آج تک جہاں نماز عید ادا کرتے چلے آ رہے ہیں وہ دوسرے فرقہ کے عید پڑھنے کے مقام سے بالکل ملحق ہے اور داخلہ کا بھی ایک ہی راستہ ہے۔ جب اس قدر قریب نماز عید ادا کرنے میں کوئی عیب نظر نہیں آیا تو عیدگاہ سے تین سو گز کے فاصلہ پر جامع مسجد کی تعمیر پر کیا معقول اعتراض وارد ہو سکتا ہے۔

۴۔ چوتھی وجہ وجود کو ضرور تسلیم کرتی ہے اور جب سرگودھا میں تمام فرقہ ہائے اسلام کو مسجد تعمیر کرنے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے جگہیں دی گئی ہیں۔ تو پھر اس خاص فرقہ سے کیوں سوتیلوں والے سلوک کو روا رکھنے کی فہمائش کی جاتی ہے یہیں بتایا گیا ہے کہ یہ سمندر میں قطرہ۔ افراد پچاس ہزار روپیہ سالانہ کے قریب باقاعدہ بجٹ کی صورت میں تبلیغ اسلام اور بیرونی غیر اسلامی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ مہیا کرتے چلے آ رہے ہیں اور ان کی یہ مستقل قربانی جو انہوں نے خوشی سے اپنے اوپر فرض کر رکھی ہے۔ دوسروں کو شرمندہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

حکومت کے لئے ان سب کے سوچنے کا دراصل وقت زمین کی عطائیگی سے قبل تھا۔ اور اب جب کہ مسجد کی تعمیر کے لئے حکومت کے ذمہ دار افسران ایک جگہ منظور کر کے دے چکے ہیں وہاں پر مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ اور باقاعدہ طور پر نمازیں ادا ہو رہی ہیں تو پھر کسی شرپسند عنصر کے خواہ مخواہ شور سے ہم حیران ہیں کہ تعصب اور بے جا دشمنی انسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیتی ہے اور اندھی مخالفت غلط دلائل پیش کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ان حالات میں حکومت کے لئے معاملہ کی صحیح پوزیشن کو دیکھنا یقیناً آسان اور واضح ہے۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیۂ نفس کرتی ہے

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے ان کی فہرست درج ذیل ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نوٹ: پانچ روپیہ سے کم ادائیگی کرنے والوں کے نام شائع نہیں کئے گئے

۳۵۱۔ کارکنان تحریک جدید ربوہ بذریعہ سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی	۱۶-۰۶ روپے
۳۵۲۔ مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب ربوہ	۲۵-۰۰ ”
۳۵۳۔ احباب جماعت احمدیہ سرگودھا شہر بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب	۸۶-۰۰ ”
۳۵۴۔ مکرم نتھے خان صاحب چک نمبر ۳۵۴ ج ب قادر آباد ضلع لائل پور	۱۰-۰۰ ”
۳۵۵۔ مکرم ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب انصاری کراچی۔	۱۹-۱۵۱ ”
۳۵۶۔ احباب جماعت احمدیہ موہنگی ضلع گوجرانوالہ بذریعہ حکیم سردار خاں صاحب	۲۳-۷۵ ”
۳۵۷۔ مکرم چوہدری عبدالمومن خان صاحب کارکن نظارت زراعت ربوہ	۳۲-۰۰ ”
۳۵۸۔ مکرم ٹھیکیدار محمد اصغر صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ	۵-۰۰ ”
۳۵۹۔ احباب جماعت احمدیہ اسلامیہ پارک، لاہور بذریعہ مکرم چوہدری عبدالستار صاحب	۱۵-۶۲ ”
۳۶۰۔ ” ” کوئٹہ بذریعہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب	۲۳-۰۰ ”
۳۶۱۔ مکرم محمد حفیظ صاحب حیدرآباد (سندھ)	۵-۰۰ ”
۳۶۲۔ احباب جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر بذریعہ مکرم محمد احمد صاحب قمر سنوری	۷-۲۵ ”
۳۶۳۔ مکرم حضرت مولوی محمد الدین صاحب۔ ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۵-۰۰ ”
۳۶۴۔ مکرم محمد اشرف صاحب محلہ دارالصدر شرقی ربوہ	۵-۰۰ ”
۳۶۵۔ احباب جماعت احمدیہ چک ۱۰/۲ S.B. ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم ناصر احمد صاحب	۱۰-۰۰ ”
۳۶۶۔ مکرم مبارک احمد صاحب تر گڑی ضلع گوجرانوالہ	۵-۰۰ ”
۳۶۷۔ مکرم منیر احمد خان صاحب سرفراز گنج بازار مردان	۵-۰۰ ”
۳۶۸۔ مکرم عبدالمنان صاحب حلقہ سول لائن لاہور	۱۰-۰۰ ”
۳۶۹۔ محترمہ راہنمائی بیگم صاحبہ ” ” ”	۵-۰۰ ”
۳۷۰۔ احباب جماعت احمدیہ گل گوشیاں ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم دین محمد صاحب	۱۰-۰۰ ”

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مسابقت علی الخیرات کا نیک جذبہ

ایک دوست نے آئندہ سال کے لئے بھی پیشگی چندہ ادا کر دیا ہے

مکرم ظفر اللہ خان صاحب سیکرٹری مال (حلقہ جناح کالونی دھوبی گھاٹ) لائل پور شہر اطلاع دیتے ہیں کہ:

مکرمی حاجی شیخ عبداللطیف صاحب قائد خدام الاحمدیہ لائل پور شہر نے تحریک جدید کی مالی ضروریات کی اہمیت کے پیش نظر اپنے سابقہ وعدوں سے بڑھ چڑھ کر دفتر دوم کے انیسویں سال کا وعدہ پیشگی مبلغ یکصد ایک روپیہ آج مورخہ ۱۸ جولائی ۶۲ء کو مطابق رسید نمبر ۲۹/۱۲۹۲ یہاں ادا کر دیا ہے۔

خدا تعالےٰ شیخ صاحب کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور دوسرے احباب خصوصاً قائدین خدام الاحمدیہ کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ مسابقت علی الخیرات کے قابل رشک نمونے قائم کر کے دکھائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

داخلہ گیارہویں جماعت

حسب اعلان سیکنڈری بورڈ داخلہ گیارہویں کلاس تعطیلات گرما کے آخری دس ایام میں ہوگا۔ (پ۔ ٹ ۱۹/۷/۶۲)

ناظر تعلیم ربوہ

چندہ عمارت فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے لئے اپیل

(از محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

احباب کو معلوم ہے کہ ربوہ میں چار سال سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام "فضل عمر جونیئر ماڈل سکول" جاری ہے جو اس وقت تک کرائے کی عمارت میں ہے سکول خدا تعالےٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کر رہا ہے ضرورت ہے کہ اس کی عمارت فوراً تعمیر کی جائے عمارت کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے لیکن ابھی تک ہم اتنا چندہ جمع نہیں کر سکے کہ عمارت کا کام شروع کر سکیں بجٹ کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ گزشتہ تین ماہ میں صرف ۲۰۰/- روپے اس مد میں چندہ آیا ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ سرگرمی سے کام کریں اور جلد از جلد جونیئر سکول کی عمارت کے لئے چندہ جمع کریں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مستورات میں قربانی کا مادہ موجود ہے ہماری جماعت کی مستورات اس سے قبل لندن اور ہیگ میں اپنے چندہ سے مساجد تعمیر کر چکی ہیں اپنے چندہ سے قرآن مجید کا جرمن ترجمہ شائع کروا چکی ہیں اپنا دفتر تعمیر کر چکی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اب جب کہ جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے ایک سکول کی عمارت نہ تعمیر کر سکیں۔

ڈیڑھ صد روپیہ دینے والے بھائی یا بہن کا نام عمارت پر کندہ کروایا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ

نمایاں کامیابی پر انعام

مکرم ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب احمد نگر کا بچہ محمود احمد شمس امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں امتحان میٹرک تحصیل میں ۷۸۳ نمبر حاصل کر کے اول آیا ہے اس ہونہار طالب علم کی حوصلہ افزائی کے لئے نیز جماعت کے دیگر نوجوانوں میں سبقت کی روح پیدا کرنے کی غرض سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نے مورخہ ۶/۶۲ ۱۹ کو بعد نماز مغرب جماعت کی طرف سے مبلغ دس روپے کی کتب بطور انعام اسے عطا فرمائیں اللہ تعالےٰ محمود احمد صاحب شمس کو یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(محمد ابراہیم نائب صدر جماعت احمدیہ احمد نگر متصل ربوہ)

ایک نیک دعا کی خواہش

مکرم ابوالقاسم صاحب جماعت احمدیہ نارد (مشرقی پاکستان) جنہیں حال ہی میں اپنے کاروبار میں کچھ نقصان پہنچا ہے حسب ذیل دعا کی خواہش ظاہر فرماتے ہیں۔

"دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری مالی مشکلات کو دور فرمائے جس سے میں دل کھول کر اسلام کی خدمت کر سکوں"

سو قارئین کرام سے مخلص بھائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

باورچی کی ضرورت

ایک باورچی کی ضرورت ہے جو باورچی خانہ کے کام احسن طریق سے کر سکتا ہو مرد ہو یا عورت تنخواہ مناسب دی جائے گی۔

(محمد تقی معرفت چوہدری شرف احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ کوٹلی لوہاراں شرقی تحصیل و ضلع سیالکوٹ)

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں!

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن۔

درخواست دعا

میری خوش دامنہ صاحبہ علی پور ضلع مظفر گڑھ بعارضہ بخار وغیرہ مدت سے بیمار ہیں۔ کامل صحت یابی و عمر درازی کیلئے درخواست دعا ہے

(والسلام احمد علی خان احمد
پٹواری۔ دفتر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع کریں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۹۴۹ - میں محمد شفیع ولد غلام محمد صاحب مرحوم قوم رندالاجٹ پیشہ ملازمت لنگرخانہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ربوہ لنگرخانہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت لنگرخانہ ربوہ مبلغ -/۵۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط

العبد باورچی محمد شفیع ولد غلام محمد مرحوم لنگرخانہ ربوہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد خواجہ عبدالحمید کارکن لنگرخانہ ۱۴-۱-۶۱
گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۱۴-۱-۶۱

نمبر ۱۶۳۹۹ - میں ملک ممتاز احمد ناصر ولد ملک نورالدین قوم ڈھیس جٹ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۴۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبیروالہ خاص ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۹-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت بذریعہ منیجر گیس کھاد فیکٹری مبلغ -/۱۳۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف خاکسار ملک ممتاز احمد ناصر ولد ملک نورالدین ساکن کبیروالہ حال کوارٹر نمبر ۱۵ ٹرنیز بلاک قدرتی گیس کھاد فیکٹری ملتان۔

العبد ممتاز احمد ناصر۔
گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ
انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت۔
گواہ شد۔ سلطان احمد انسپکٹر ولد چوہدری نور علی صاحب مرحوم بیت المال موصی نمبر ۶۷۷۶

نمبر ۱۶۴۳۱ - میں کلثوم بیگم زوجہ نور محمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۰/T.D.A ڈاکخانہ کروڑ ضلع مظفرگڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۱۲-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۲۰۰ روپیہ خاوند سے وصول پایا بذریعہ زیور طلائی کانٹے ایک جوڑا وزن ۱/۲ ۱ تولے قیمت -/۲۰۰ ہے۔ کل میزان -/۲۰۰ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الراقم ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت۔

الامۃ کلثوم بیگم زوجہ نور محمد صاحب چک ۹۰/T.D.A ضلع مظفرگڑھ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد غلام نبی بقلم خود ولد میاں علی محمد صاحب
گواہ شد بقلم خود نور محمد ولد غلام محمد خاوند موصیہ چک ۹۰/T.D.A ضلع مظفرگڑھ۔

نمبر ۱۶۶۸۰ - میں صفیہ بیگم بنت آغا محمد عبداللہ خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/27 - ۲۷ مسعود آباد کالونی ڈاکخانہ کراچی ۲۷ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میرا کوئی زیور ہے۔ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۰ اپریل ۱۹۶۲ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ صفیہ بیگم
گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۶۹۸ - میں شیخ عبدالکریم مہاجر ولد چوہدری احمد علی صاحب قوم ککے زئی عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گنج مغلپورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) ایک عدد پختہ مکان جو کہ مین بازار گنج مغلپورہ میں ہے جس کی اندازاً قیمت -/۲۵۰۰۰ ہے۔ (۲) تقریباً ۶ گھماؤں زمین واقع موضع مراکہ تحصیل و ضلع لاہور جس کی موجودہ قیمت اندازاً -/۶۰۰۰ ہے۔ اس طرح مکان اور زمین سمیت میری کل جائداد -/۳۱۰۰۰ کی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اس کے علاوہ میرے مرنے پر میری جتنی جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ میری اس وقت اور کوئی جائداد نہیں اور میری یہ وصیت جو کہ آخری وصیت ہے ہر حالت میں قائم رہے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد شیخ عبدالکریم بقلم خود مکان نمبر ۲۴ گلی نمبر ۱۷ مین بازار گنج مغلپورہ۔
گواہ شد۔ ملک منور احمد جاوید موصی نمبر ۱۵۵۷۰ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور۔
گواہ شد غلام محمد پرویز سیکرٹری مال وصیت نمبر ۱۱۰۷۲ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ ۱۷-۲-۶۲

نمبر ۱۶۶۹۹ - میں محمد یونس فاروقی ولد جمال محمد مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۴۶ء ساکن حال راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ زرعی زمین ہری واقع متصل اسٹیشن جھلوری ضلع تھرپارکر تعدادی آٹھ ایکڑ قیمتی -/۴۰۰۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کرواں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بشمول آمد جائداد مذکورہ مبلغ -/۲۱۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ فقط المرقوم ۴ فروری ۶۲ء

العبد محمد یونس فاروقی پسر جمال محمد مرحوم ریڈیو آفیسر پی۔ آئی۔ اے راولپنڈی۔
گواہ شد۔ غلام احمد مولوی فاضل چیف انسپکٹر تحریک جدید حال راولپنڈی۔
گواہ شد۔ عبدالرشید قریشی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

نمبر ۱۶۷۰۰ - میں محمد اکرم قاسم ولد عبدالرحمٰن قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۸ء ساکن محلہ دارالیمن ربوہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۶-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۰ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف رشید احمد کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔

العبد۔ محمد اکرم قاسم ولد عبدالرحمٰن کلرک دفتر بیت المال ربوہ ۲۱-۶-۶۲۔
گواہ شد۔ محمد دین دفتر وصیت ربوہ۔
گواہ شد۔ رشید احمد ولد نور حسین کلرک دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

لداخ میں چینی فوجوں کی زبردست نقل و حرکت شروع ہو گئی

چینی چوکیوں میں بھاری اسلحہ اور کمک پہنچ گئی۔ بھارت میں اعلیٰ فوجی افسروں کا ہنگامی اجلاس

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ لداخ میں کمیونسٹ چین کی فوجوں نے زبردست نقل و حرکت شروع کر دی ہے اور بھاری اسلحہ سرحدی چوکیوں میں پہنچنا شروع ہو گیا ہے۔ ان چوکیوں میں چینی فوجیوں کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ ان خبروں سے بھارت کے سرکاری حلقوں میں زبردست اضطراب پھیل گیا ہے۔ چنانچہ لداخ کی سنگین صورتِ حال پر غور کرنے کے لئے کل بھارتی فوج کے اعلےٰ افسروں کا ایک خفیہ اجلاس منعقد ہوا۔ چینی فوجی دستے اب بھی گلوان وادی میں بھارتی چوکی کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ پنڈت نہرو نے لداخ کی صورتِ حال کو سنگین قرار دیا۔

لداخ سے آمدہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ چینی فوجوں نے وادی اقصائے چین میں اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ معتبر خبروں کے مطابق چین نے لداخ میں اپنی سرحدی چوکیوں کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی فوجوں اور بھاری اسلحہ کی نقل و حرکت بھی تیز کر دی ہے۔ اس علاقے میں گشت کرنے والے بھارتی فوجی دستوں نے بتایا ہے کہ اب چینی فوجی زیادہ تعداد میں نظر آتے ہیں۔ ابھی تک بھارتی اور چینی فوجوں کے درمیان کوئی بڑا تصادم نہیں ہوا لیکن گذشتہ ہفتہ کے روز وادی چپ چیپ میں بھارتی اور چینی فوجوں کے درمیان فائرنگ کے نتیجہ میں گذشتہ دو سال کا سکوت ٹوٹ گیا۔

دریں اثناء وادی گلوان میں واحد بھارتی چوکی ابھی تک محصور ہے۔ محاصرہ کرنے والے چینی فوجیوں کی تعداد کا اندازہ چار سو ہے۔ بھارت میں اب یہ نظریہ پیدا ہوتا جا رہا ہے کہ تازہ ترین تصادم کوئی اتفاقیہ حادثہ نہیں ہے۔ بلکہ شاید لداخ کے علاقہ میں ایک نئی چینی پالیسی کا آغاز ہے۔ بھارت نے جو احتجاجی مراسلہ چین کو بھیجا ہے اس کی زبان قدرے نرم ہے لیکن بھارتی اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت بھی اب اپنی پالیسی سخت کر رہا ہے۔

ایک اور خبر کے مطابق مشرقی لداخ میں بھارتی سرحد کے ساتھ ساتھ چینی فوج کے جو دو بریگیڈ متعین ہیں وہ براہ راست پیکنگ میں چینی ہائی کمان کے ماتحت ہیں۔ وہ تبت میں چینی فوجی کمانڈروں یا سنکیانگ کے علاقہ کی فوجی کمان کے تابع نہیں ہیں۔ ان دو بریگیڈوں کو چینی وزیر دفاع براہ راست حکم دیتے ہیں۔ بھارتی نظریہ کے مطابق گذشتہ ہفتہ کو بھارتی اور چینی فوجی دستوں کے درمیان تصادم دراصل سرحدی علاقہ میں صورتِ حال کو سنگین بنانے کے لئے حکومت پیکنگ کی ایک سوچی سمجھی کوشش تھی۔ گذشتہ ہفتہ کے تصادم کے بعد بھارت اور چین میں سرحدی تنازعہ ایک نئے مرحلہ میں داخل ہو گیا ہے۔

کامیابی

مکرم قریشی عبدالرشید صاحب سیکرٹری مجلس تحریک جدید نے امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایل ایل۔بی کا امتحان پاس کیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

درخواست دعا

برادرم مکرم خلیفہ علیم الدین صاحب کو عرصہ دو تین سال سے ہاتھوں میں رعشہ کی اور پاؤں میں چنبل کی تکلیف ہے کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ اسی طرح ان کی صاحبزادی فصیحہ بیگم سلمہا جو میری بہو اور برخوردار لطف الرحمٰن سلمہ کراچی کی اہلیہ ہیں ۵-۶ ماہ سے بیمار ہیں کمزور بہت ہو گئی ہیں بزرگان سلسلہ، احباب کرام اور درویشان قادیان سے دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ کظیم الرحمان نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

یوسف بن خدہ نے محمد بن باللہ کے سیاسی بیورو کو تسلیم کر لیا

الجزائر کا بحران ختم ہو جانے کا قوی امکان

الجزیرہ ۲۵ جولائی۔ الجزائر میں بن خدہ کی عارضی حکومت کے نائب وزیر اعظم مسٹر کریم بن قاسم نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ الجزائر کا بحران خوش گوار طور پر حل کر لیا جائے گا۔ مسٹر کریم بن قاسم نے الجزیرہ میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے بن باللہ کے سیاسی بیورو کو تسلیم کر لیا ہے البتہ الجزائر کی انقلابی کونسل کی طرف سے اس ادارہ کے قیام کی منظوری حاصل کرنی ہو گی۔ مسٹر کریم قاسم نے کہا الجزائر کے تمام سیاسی اور فوجی اداروں نے اس تحریک کی حمایت کی ہے الجزائر کے سیاسی بیورو کے قیام کی منظوری حاصل کرنے کے لئے انقلابی کونسل کا اجلاس اسی مہینہ یا اگست کے آغاز میں بلایا جا سکتا ہے۔

یاد رہے کہ قوم پرست لیڈر بن باللہ نے ملک کا نظم و نسق چلانے کے لئے اتوار کے روز سات ارکان پر مشتمل بیورو قائم کرنے کا اعلان کیا تھا اس بیورو میں بن خدہ کے حامی چار وزیر اور تین فوجی لیڈر شامل کئے گئے ہیں۔ مسٹر کریم بن قاسم نے کہا کہ بن خدہ کی کابینہ نے کل اس مسئلہ پر غور کرنے کے بعد سیاسی بیورو کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ قومی اتحاد کے پیش نظر کیا گیا ہے جو ہمارا سب سے بڑا نصب العین ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھنی چاہیئے۔ مسٹر قاسم نے کہا کہ بن باللہ کو اس فیصلہ کی اطلاع دینے کے لئے مسٹر خدہ کے ایک وزیر مسٹر سعید تلمکن روانہ ہو گئے ہیں اور وہ بن باللہ کے نمائندوں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اب ہمیں اس بات چیت کے نتیجہ کا انتظار ہے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ سیاسی بیورو کو فی الحال ایک برس تک کام کرنا چاہئے اور اس کے بعد قومی محاذ آزادی کی کانگرس نیا بیورو منتخب کرے۔ معتبر ذرائع نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ بن خدہ کی حکومت کے تازہ فیصلے سے الجزائر میں آئندہ ۲۴ گھنٹے کے اندر صورتِ حال بہت بہتر ہو جائے گی۔ کل مسٹر کریم بن قاسم کی طرف سے بن باللہ کے سیاسی بیورو کی مخالفت کے بعد یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ الجزائری لیڈروں کے اختلافات زیادہ سنگین صورت اختیار کر جائیں گے +

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس (۱۹۵۴ء) پر ۲ اگست ۱۹۶۲ء ساڑھے بارہ بجے درج ذیل کاموں کے لئے معتبر اور تجربہ کار ٹھیکیداروں سے سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

تکمیل کی مدت	زر بیعانہ	تخمینا لاگت	کام کا نام	نمبر شمار
آٹھ ماہ	۲۰۰۰/- روپے	۱،۰۰،۰۰۰	راولپنڈی کے مقام پر ۵/۲۷ ٹائپ II کلاس سٹاف کوارٹروں کے ۲۰ یونٹ مہیا کرنے کے سلسلے میں کئے ہوئے ناقص کام کو گرانا اور چھوٹے ہوئے کام کو مکمل کرنا۔	(۱)

(۲) ٹنڈر مجوزہ ٹنڈر فارموں پر اسی تاریخ کو سوا بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

(۳) جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر نہیں ہیں انہیں ٹنڈر کھلنے کی تاریخ سے پیشتر اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس درج کرا لینے چاہئیں۔

(۴) ٹنڈر کی دستاویزات جن میں ٹنڈر فارم۔ ٹھیکہ کی خاص شرائط (پارٹ اے اور بی) ٹنڈر کے متعلقہ ہدایات جو بھی ہوں زیر دستخطی سے بہ ادائیگی ۵/- روپے ناقابل واپسی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ٹنڈر دہندگان کو ٹھیکہ کی خاص شرائط پر منظوری کی علامت کے طور پر دستخط کرنا ہوں گے۔

(۵) زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت سے پیشتر جمع کرا دیا جائے جس کے بغیر کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(۶) ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے اور کسی بھی ٹنڈر کو جزوی یا کلی طور پر منظور کر سکتی ہے۔

(۷) شیڈول آف ریٹس سے کم یا زیادہ تین الگ الگ ریٹ دئے جائیں۔

(ا) مٹی کے کام کے لئے (ب) صرف لیبر کے لئے

(ج) لیبر اور میٹیریل کے لئے

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴